بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے دنوں ہمارے ادارۂ ندوۃ المصنفین کے دو پرانے ساتھی داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جناب اسرار احمد آزاد اردو زبان کے ادیب اور نامور اخبار نویس تھے یوں انھوں نے غالباً کسی یونیورسٹی سے باقاعدہ کوئی سند نہیں لی تھی لیکن محض اپنی ذاتی محنت اور شوق سے اردو اور ہندی کے علاوہ انگریزی میں اتنی استعداد بہم پہنچالی تھی کہ اس زبان کے اخبارات و رسائل اور کتابیں بے تکلف پڑھ لیتے اور سمجھ لیتے تھے۔ سیاسیات پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ ادارہ کے ابتدائی زمانہ میں مکتبۂ برہان کی طرف سے ان کی کتاب "بین الاقوامی سیاسی معلومات" شائع ہو کر بڑی مقبول ہوئی تھی۔ مرحوم نظر ثانی کر کے اس پر برابر اضافہ کرتے رہے چنانچہ اس کتاب کا آخری ایڈیشن جو شائع ہوا ہے وہ تین نہایت ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور بلاشبہ یہ کتاب اردو زبان کے پورے لٹریچر میں اپنی نوعیت کی ایک ہی ہے۔ اس کے علاوہ:

مرحوم بہت جلد اور بہت اچھا لکھتے تھے۔ ان کی ساری زندگی جرنلزم کے نذر ہو گئی ورنہ اگر ان کو معاشی اطمینان حاصل ہوتا اور تصنیف و تالیف میں لگے رہتے تو اردو زبان کے ذخیرہ میں بہت کچھ قابلِ قدر اضافہ کر سکتے تھے۔ اخلاقی اعتبار سے ان کی ساری زندگی سراپا ایثار تھی۔ خود مجرّد رہے، محنت مزدوری کی اور ایک بھائی کے بچوں کی تعلیم و تربیت پر ہمیشہ اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ سرینگر میں روزنامہ چنار کے ایڈیٹر تھے دہرادون میں انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت عطا فرمائے۔

قاری محمد یوسف صاحب ندوۃ المصنفین کے یوم تاسیس سے ۱۹۵۵ء تک ادارہ سے برابر وابستہ رہے لیکن ان کا تعلق دفتر سے تھا اس سے بھی بڑھ کر ہم لوگوں سے ان کا بڑا تعلق یہ تھا کہ وہ خود دیوبند کے فارغ التحصیل اور مولانا قاری محمد اسحاق صاحب میرٹھی جو حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمۃ